

## 101582 - پہلے افطاری کرنا افضل ہے یا اذان کا جواب دینا؟

سوال

کہتے ہیں کہ اذان سننی واجب ہے، لیکن مغرب کی اذان کے وقت افطاری کرنے والے شخص کے متعلق کیا حکم ہے، آیا کھانے میں مشغول ہونے کی بنا پر اسے اذان کا جواب دینا معاف ہے؟

اور فجر کی اذان کے وقت سحری کرنے کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اذان کے کلمات دھرانے اور موذن کی متابعت میں علماء کرام کا اختلاف ہے، اور جمصور علماء کا قول ہی صحیح ہے، کہ اس کی متابعت واجب نہیں، بلکہ مختب ہے، مالکیہ، شافعیہ، اور حنبلہ کا یہی قول ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کتے ہیں :

"بما را مسلک یہی ہے کہ اذان کی متابعت سنت ہے واجب نہیں، اور جمصور علماء کا بھی یہی قول ہے، لیکن امام طحاوی رحمہ اللہ نے بعض سلف سے اس کے خلاف ذکر کیا ہے کہ یہ واجب ہے" انتہی.

دیکھیں : الجمیع (3/127).

اور "المغنى" میں امام احمد رحمہ اللہ سے منقول ہے :

"اور اگر وہ یہ قول نہ بھی کئے تو اس میں کوئی حرج نہیں" انتہی بتصرف.

دیکھیں : المغنى ابن قاسم (1/256).

اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک بن حويرث اور ان کے ساتھیوں کو یہ فرمان ہے :

جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے کوئی ایک شخص تمہارے لیے اذان کئے اور تم میں سے سب سے بڑا تمہاری امامت کرائے۔"

تو یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ متابعت واجب نہیں، اس کی وجہ دلالت یہ ہے کہ: یہ تعلیم کا مقام تھا اور اس میں ضرورت ہوتی ہے کہ ضرورت کی ہر چیز بیان کی جائے، ہو سختا ہے اس وفد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا علم نہ ہو جس میں اذان کی متابعت کا ذکر ہے، توجب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ضرورت ہونے کے باوجود اس پر متنبہ نہیں کیا، اور پھر یہ وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیس یوم ٹھرا اور پھر وہاں سے اپنے علاقے واپس چلا گیا تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اذان کا جواب دینا واجب نہیں، زیادہ قریب اور راجح یہی ہے" انتہی.

دیکھیں : الشرح الممتع (75/2).

اور امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں ابن شہاب عن شعبہ بن ابی مالک القرطی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بتایا :

"وہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جمہ کے روز نماز پڑھا کرتے تھیں کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آتے، جب وہ مسجد میں آتے اور غیر پڑھ جاتے اور موذن اذان دینے لگتے۔

شعبہ کہتے ہیں : ہم پڑھ کر باتیں کرتے، اور جب موذن اذان دے کر خاموش ہوتے اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگتے تو ہم خاموش ہو جاتے، اور ہم میں سے کوئی بھی شخص بات چیت نہ کرتا"

موطا امام مالک (103/1).

ابن شہاب کہتے ہیں :

"چنانچہ امام کا آنماز کو کاٹ دیتا ہے، اور اس کی کلام (یعنی خطبہ) بات پر چیز تجویختم کر دیتا ہے"

اور "تمام المیہ" میں علامہ ابافی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"اس اثر میں یہ دلیل ہے کہ موذن کا جواب دینا واجب نہیں، کیونکہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں دوران اذان بات چیت کرنے پر عمل رہا ہے، اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عمل پر خاموشی اختیار کی ہے، مجھ سے اذان کا جواب دینے کے واجب کے متعلق بہت زیادہ سوال کیا گیا ہے تو میں نے یہی جواب دیا ہے" انتہی۔

دیکھیں : تمام المیہ (340).

مندرجہ بالا سطور کی بنابر آگر کوئی شخص اذان کا جواب نہیں دیتا اور اس کی متابعت نہیں کرتا تو اس پر کوئی گناہ نہیں، چاہے اس نے کھانے پینے میں مشغول ہونے کی بنا پر جواب نہ دے سکے، یا پھر کسی اور کام کی وجہ سے، لیکن اس طرح وہ اجر عظیم سے محروم ہو جاتا ہے۔

صحیح مسلم میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مردی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب موذن اللہ اکبر کر کے اور تم میں سے بھی کوئی اللہ اکبر اللہ اکبر کرتا ہے، اور پھر وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کرے ہے تو وہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کرتا ہے، موذن اشہد ان محمد رسول اللہ کے تو وہ بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کرتا ہے، جب موذن حی علی الصلاة کے تو وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کرتا ہے، جب موذن حی علی الفلاح کے تو وہ لا حoul ولا قوۃ الا باللہ کرتا ہے، پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کر کے تو وہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کرتا ہے، پھر موذن لا الہ الا اللہ کرے تو وہ بھی لا الہ الا اللہ اپنے دل سے کے توجت میں داخل ہو گا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (385).

جلد افطاری کرنے اور اذان کا جواب دینے میں کوئی تعارض نہیں ہے، روزہ دار کے لیے غروب شمس کے فوراً بعد جلد افطاری کرنا اور اذان کا جواب ایک ہی وقت میں دینا ممکن ہے، تو اس طرح وہ دونوں فضیلت والے کام کو جمع کر سکتا ہے، ایک تو افطاری جلد کرنے کی فضیلت، اور دوسرا میں کی اذان کا جواب دینے کی فضیلت۔

پہلے لوگ بھی کھانے کے دوران بات چیت کرتے تھے اور آج بھی کھانے دوران لوگ بات چیت کرتے ہیں، اور انہیں کھانا کھانا کلام اور بات چیت سے منع نہیں کرتا، یہاں اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ افطاری کسی بھی چیز کے ساتھ ہو سکتی ہے، چاہے تھوڑی سی بھی ہو، مثلاً کھجور، یا پانی کا گھونٹ۔ افطاری کا معنی یہ نہیں کہ پیٹ بھر کر کھایا جائے۔

لیکن جب موذن فجر کی اذان طلوع فجر ہونے کے بعد کے تو اذان سنتے ہی کھانے پینے سے رکنا واجب ہے۔

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (66202) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔